مسجد کو راستہ بنانے کی وضاحت اور حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: FSD-8034 تاریخ: 16.09.2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایسی مساجد جن میں عینِ مسجد کے دائیں بائیں دونوں طرف فنائے مسجد کی جگہ ہوتی ہے اور ایک طرف وضو خانہ وغیرہ ہوتا ہے، تو کیا نمازی کا ایک طرف سے فنائے مسجد میں داخل ہو کر عین مسجد سے گزرتے ہوئے دوسری طرف فنائے مسجد میں وضو کی غرض سے جانا، مسجد کو راستہ بنانے (جو شرعاً ممنوع ہے) کے زمرے میں آئے گا یا نہیں؟ برائے کرم شرعی رہنمائی فرما دیجئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

نفسِ مسئلہ کا حکم جاننے سے پہلے مسجد کو راستہ بنانے کا صحیح مفہوم سمجھ لینا ضروری ہے۔

مسجد کو راستہ بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے کسی کام سے مسجد کی ایک طرف سے داخل ہو کر دوسری طرف غیر مسجد کی طرف نکل جانا، مثلاً: مسجد کے دو یا اس سے زیادہ دروازے ہوں، تو ایک سے داخل ہو کر دوسری طرف نکل جانا۔ یہ گزرنا اگر ضرورت و مجبوری کی وجہ سے ہو، تو جائز ہے، مثلاً: راستہ بند ہے اور دوسری طرف جانے کے لیے مسجد کے راستے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں، تو بضرورت گزرنا، جائز ہے اور بلا ضرورت یوں گزرنا، ناجائز و گناہ ہے۔

مسجد کو راستہ بنانے کی مراد واضح ہو جانے کے بعد پوچھی گئی صورت کا حکمِ شرعی یہ ہے کہ وُضو وغیرہ کرنے کی غرض سے مسجد کی ایک طرف سے داخل ہو کر دوسری طرف فنائے مسجد میں جانا سِرے سے ہی مسجد کو راستہ و گزر گاہ بنانا نہیں ہے، بلکہ مسجد کے ایک حصے سے دوسرے حصے میں جانا اور مسجد میں ٹھہرنا ہی ہے، کیونکہ فنائے مسجد، مسجد کے تابع اور بعض احکام میں مسجد کے حکم میں ہے۔

مسجد کو راستہ بنانے کا حکم اور اس کی مراد کے متعلق غمز عیون البصائر میں ہے: ”قولہ ولا یجوز اتخاذ طریقه فيه للمرور الا لعذر يعنى بان يكون له بابان فاكثر فيدخل من هذا ويخرج من هذا“ ترجمہ: مصنف کا قول: بلاضرورت گزرنے کے لیے مسجد کو راستہ بنانا، ناجائز ہے، یعنی مسجد کے دو یا دو سے زیادہ دروازے ہوں، تو کوئی ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے سے نکل جائے (ایسا کرنا، جائز نہیں)۔ (غمز عیون البصائر مع الاشباہ، الفن الثالث، القول فی احکام المسجد، جلد2، صفحہ231، مطبوعہ ادارۃ القرآن، کراچی)

شیخ الاسلام والمسلمین امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: ”وہ جو بعض کتب میں ہے کہ ضرورت و مجبوری کے وقت مسجد کو راستہ بنانا، جائز ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ بضرورت مسجد میں ہو کر دوسری طرف کو نکل جانا، جائز ہے کہ (عام حالات میں) مسجد میں دوسری طرف جانے کے لیے چلنا حرام ہے، مگر بضرورت کہ راستہ گھِرا ہوا ہے اور مسجد ہی میں سے ہو کر جا سکتا ہے، جیسے موسمِ حج میں مسجد الحرام شریف میں واقع ہوتا ہے، اس کی اجازت دی گئی ہے، وہ بھی جنب یا حائض یا نفساء کو نہیں، نیز گھوڑے یا بیل گاڑی کو نہیں، ہو کر نکل جانے کے لیے بھی ان کا جانا، لے جانا ہرگز جائز نہیں۔“

(فتاوی رضویہ، کتاب الوقف، جلد16، صفحہ352، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں:"مسجد کو راستہ بنانا یعنی اس میں سے ہو کر گزرنا، ناجائز ہے، اگر اس کی عادت کرے، تو فاسق ہے، اگر کوئی اس نیت سے مسجد میں گیا، وسط (درمیان) میں پہنچا کہ نادم ہوا، تو جس دروازہ سے اس کو نکلنا تھا، اس کے سوا دوسرے دروازہ سے نکلے یا وہیں نماز پڑھے، پھر نکلے اور وضو نہ ہو، تو جس طرف سے آیا ہے واپس جائے۔"

(بہارِ شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ645، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فنائے مسجد، مسجد کے تابع اور بعض احکام میں مسجد کے حکم میں ہے، چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "والفناء تبع المسجد فیکون حکمہ حکم المسجد" ترجمہ: فنائے مسجد، مسجد کے تابع ہے اور اس کا حکم بھی مسجد والا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، کتاب الوقف، جلد2، صفحہ462، مطبوعہ کوئٹہ)

اور امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں:"اور فنائے مسجد کی حرمت مثلِ مسجد ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، کتاب الوقف، جلد16، صفحہ352، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

معلوم ہوا جب فنائے مسجد، حکمِ مسجد میں ہے، تو مسجد سے گزر کر فنا میں جانا، مسجد کو راستہ بنانا نہیں ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

19 صفر المظفر 1444ھ/16 ستمبر 2022ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے